سوال

(58) خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں!

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا قرآن پاک کی آیت وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ کا وہی مطلب ہے جو درج ذیل منظوم کلام میں مراد لیا گیا ہے:

پیر کامل علی حسینی وسیلہ جس نے بنا لیا ہے

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ کے حکم کو بے شک بجا لیا ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ سے علی حسینی کا وسیلہ مراد لینا قطعی غلط ہے بلکہ یہ قرآن پاک کی معنوی تحریف کے زمرے میں آتا ہے۔ سب سے پہلے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ کا حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو قرآن مجید کے اولین مخاطب ہیں۔ انہوں نے بھی قرآن کی اس آیت پر عمل کیا جبکہ اس وقت علی حسینی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ آج بھی لوگ (چند لوگوں کو چھوڑ کر) ان کے نام تک سے واقف نہیں ہیں۔ کیا یہ سب لوگ قرآن کریم کی حکم عدولی کرتے ہیں۔ مزید برآں وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ کا حکم تو خود علی حسینی کے لیے بھی ہے۔ لہذا حبل اللہ (اللہ کی رسی) اور ہے اور علی حسینی شے دگر۔ فافہم وتدبر!

اللہ کی رسی سے مراد اس کا دین ہے اور اسے رسی سے اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ یہی وہ رشتہ ہے جو ایک طرف اہل ایمان کا تعلق اللہ تعالی سے قائم کرتا ہے اور دوسری طرف تمام ایمان لانے والوں کو باہم ملا کر ایک جماعت بناتا ہے۔ اس رسی کو مضبوط پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کی نگاہ میں اصل اہمیت دین کی ہو، اسی سے انہیں دلچسپی ہو، اسی کی اقامت میں وہ کوشاں رہیں اور اسی کی خدمت کے لیے آپس میں تعاون کرتے رہیں۔ جہاں دین کی اساسی تعلیمات اور اس کی اقامت کے نصب العین سے مسلمان ہٹے اور ان کی توجہات اور دلچسپیاں جزئیات وفروع کی طرف منعطف ہوئیں۔ پھر ان میں لازما وہی تفرقہ واختلاف رونما ہوا جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی امتوں کو اُن کے اصل مقصدِ حیات سے منحرف کر کے دنیا اور آخرت کی رسوائیوں میں مبتلا کر چکا ہے۔ (تفہیم۔ آل عمران: 3/102)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ افکارِ اسلامی](#)

قرآن اور تفسیر القرآن، صفحہ:168

محدث فتویٰ